107381-کریسنٹ نامی روٹی کھانا

سوال

کیا کریسنٹ "croissant" نامی ہلال کی شکل میں روٹی کھانی جائز ہے، اس کا قصہ کچھ اس طرح ہے کہ یہ روٹی ایک عیسائی نانبائی نے تیار کی تھی، جو عثمانی دور حکومت کے شکست کی نشانی کے طور پر بطور جشن پکائی جاتی ہے.
میں نے یہ قصہ انٹرنیٹ پر الموسوعۃ المجانیہ میں تلاش کیا تو کچھ اس طرح کے قصے ہی پائے، لیکن بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ قصہ صحیح نہیں، میرے خیال کے مطابق یہ قصہ تو طلبا کی کتابوں میں بھی مذکور ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

الکرسون یا الکروسان یہ ایک قسم کی معروف روٹی ہے، جسے انگلش میں (croissant) کہتے ہیں، اور فرنچ میں بھی تقریبا اسی طرح کا نام ہے، اور یہ روٹی تقریبا ہلال کی شکل میں بنائی جاتی ہے جس میں کچھ اور حلقے بھی ہوتے ہیں.

دوم :

بعض عربی اور اجنبی مصدر بیان کرتے ہیں کہ یہ روٹی ہلال کی شکل مملکت عثمانیہ کا نشان میں بنائی گئی تھی جو کہ ویانا معرکہ میں پولینڈ کے لشکر کے ہاتھوں عثمانیوں کی شکست کی خوشی اور جشن میں بنائی گئی، اس شکست کا باعث ایک نانبائی بنا تھا، جب اس نانبائی نے مسلمان فوجیوں کو قلع بند شہر تک پہنچنے کے لیے خندق کھودنے کی آواز سنی تو اس نے بادشاہ کو خبر کر دی تو اس نے فوری طور پر مسلمانوں کے خلاف چال چلی جس کی بنا پر مسلمانوں کو 1683 میلادی میں شکست سے دوچار ہونا پڑا.

اور بعض مصادر یہ بیان کرتے ہیں کہ اس شکل کی روٹی بنانا عبد الرحمن الغافقی کی قیادت میں معرکہ بلاط شہداء میں فرانسیسیوں کے ہاتھوں (732م) میں شکست کا جشن منانے کو بیان کرتی ہے.

اور بعض یہ بیان کرتے ہیں کہ کروسون یا کریسنٹ روٹی کچھ یورپی ممالک میں طلباء کے منہج میں موجود ہے ہو سکتا ہے آج لوگوں کا اس قصہ کو تلاش کرنے کا یہی سبب اور باعث ہو.

سوم :

رہا اس روٹی کو کھانے کا شرعی حکم تو ہمارے خیال میں ان شاء اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں، اصل میں اپنے مواد کے اعتبار سے تو یہ حلال ہے، لیکن اگر اس میں کوئی حرام چیز ڈالی جائے یا آٹے کو شراب میں گوندھا جائے تو پھر حرام ہو گی.

لیکن اس روٹی کو بنانے کے سبب اور مناسبت کے بیان کردہ قصے کی بنا پر اس کے حرام ہونے کی ہم تو درج ذیل امور کی بنا پر کوئی وجہ نہیں سمجھتے :

1– یہ قصہ ایک خودساختہ ہے اس کے یقین کی کوئی راہ نہیں، مصادر نے اس قصہ کو بیان کیا ہے جس کا معنی فی الواقع یقینی طور پر وقوع نہیں.

2– پھر قصے کا پرانا اور قدیم ہونا اس کے نفسیاتی آثار کے قدیم ہونے اور اپنے اندر چھپے ہوئے غم کو چھپانے کا کفیل ہے، اور شریعت تو واقعیت اور محسوس پر بنا کرتی ہے نہ کہ وہم و گمان یا مطموس چیز پر.

4– اس سب کے باوجود ہلال کوئی اسلام کا شعار اور علامت نہیں، بلکہ یہ تو عثمانی دور حکومت کا شعار اور علامت ہے، اور دین کی طرف کسی شعار کی نسبت کرنے اور کسی شعار کو اسلامی حکومت کی طرف منسوب کرنے میں فرق ہے مثلا اموی دور حکومت یا عباسی دور حکومت وغیرہ تو دین کی طرف شعار کی نسبت کے لیے دلیل اور نص کی ضرورت ہوتی ہے.

اس لیے اس پر دینی پاکبازی کو دائرہ کو لٹکانا اور لمبا نہیں کرنا چاہیے، اس کا تفصیلی بیان ہماری اسی ویب سائٹ کے سوال نمبر (1528) اور (79141) کے جوابات میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.